www.KitaboSunnat.com

تلخیص (ادارہ)

محققِ شہیر مولانا عبدالقادر عارف حصاری

کیا سحری کی اذان مسنون ہے؟

کیا اذان کی بجائے لاؤڈ سپیکر پر اعلان درست ہے؟

ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور مورخہ ۴ دسمبر سنہ ۱۹۷۰ء (۱/۴۷: ۵) میں چند مسائل بطور سوال جواب درج ہیں۔ مفتی مولانا ابوالبرکات احمد گوجرانوالہ ہیں اور جوابات کی تصدیق حضرت مولانا حافظ محمدؒ صاحب گوندلوی نے کی ہے۔ اس وقت میں ایک جواب پر تعاقب کر رہا ہوں جو ہدیۂ ناظرین ہے ——— (حصاری)

○

مسئلہ ۱۔ "رمضان المبارک میں جو سحری کی اذان کہی جاتی ہے اس کا ثبوت کیا ہے؟

ب۔ اگر اذان کی بجائے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کر کے لوگوں کو بیدار کیا جائے تو کیا یہ جائز ہوگا؟

کتاب و سنت کی روشنی میں تحریر کریں۔"

مفتی صاحب کا جواب

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے حضرت بلالؓ اور ابن ام مکتومؓ۔ حضرت بلالؓ کی اذان کے متعلق علماء کے درمیان اختلاف ہے کہ آیا وہ سحری کے لیے تھی یا فجر کے لیے؟ صحیح بات یہی ہے کہ وہ فجر کے لیے تھی، کیوں کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان سال بھر چلتی تھی، لہٰذا خاص سحری کے نام پر اذان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لوگوں کو سپیکر کے ذریعہ بیدار کرنے میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی حرج نہیں ہے، یہ امر بالمعروف کے ضمن میں آجاتا ہے۔"

ناظرین کرام!

یہ فتویٰ کتاب و سنت کی رو سے صحیح نہیں ہے بلکہ امر بالمعروف کے نام پر اذان مسنونہ کی بجائے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرنا بدعت ہے۔ اصل بدعت وہی ہے جو سنت کی جگہ رائج ہو جائے۔ لہٰذا اذان سحری کی بجائے درود وصلوٰۃ پڑھنا، نقارہ بجانا اور دیگر رسمی چیزیں دھونسہ، گولہ، سیٹی وغیرہ بدعت ہیں، البتہ اذانِ مسنونہ کو دور تک پہنچانے کے لیے لاؤڈ سپیکر کا استعمال درست ہے۔

میں پہلے سحری کی اذان کا ثبوت پیش کرتا ہوں پھر اس کی بجائے لاؤڈ سپیکر پر دیگر اعلانات کا بدعت ہونا ثابت کروں گا۔

(۱) عن عائشة ان بلالا كان يؤذن بليل، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا حتى يؤذن ابن امّ مكتوم فانه يؤذن حتى يطلع الفجر [۱]

عائشہ کہتی ہیں، حضرت بلال رات کے وقت اذان دیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، تم سحری کے وقت کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ مؤذن ابن ام مکتوم اذان دے۔ وہ طلوع فجر سے پہلے اذان نہیں دیا کرتے تھے۔

اس صحیح حدیث (قطعی الثبوت، قطعی الدلالت) سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہیں۔

ا۔ عہدِ نبویؐ میں دو مؤذن مسجدِ نبویؐ میں مقرر تھے؛ ایک بلال ——— جو سحری کے وقت اذان کہتے تھے، دوسرے ابن مکتوم ——— جو طلوعِ فجر پر اذان دیا کرتے تھے۔

ب۔ فجر سے پہلے سحری کے وقت اذان کہنا مسنون ہے اور یہ بھی کہ یہ تعامل عہدِ نبویؐ میں جاری رہا کیوں کہ لفظ "كان يؤذن" ماضی استمراری ہے۔

---

[۱] البخاری، کتاب الصوم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ